117894 ـ بیوی نقاب واجب نہیں سمجھتی کیا خاوند لازمی نقاب کرائے ؟

سوال

میں نے پردہ كے متعلق كئى ايك فتاوى كا مطالعہ كيا ہے علماء كرام كى آراء ميں راجح يہى ہے كہ پردہ كرنا واجب ہے، ليكن ميرى بيوى كہتى ہے كہ ايسا كرنا مستحب ہے يا پھر سنت ہے، وہ دوسرے علماء كرام كى رائے پر عمل كرتى ہے جو اسے واجب نہيں سمجھتے.
اسى ليے كہتى ہے كہ ان شاء اللہ ہو سكتا ہے وہ آئندہ مستقبل ميں پردہ كرنا شروع كر دے، الحمد وہ دين كا التزام كرنے والى عورت ہے، ميرا سوال يہ ہے كہ: كيا ميں اب اسے پردہ كرنے پر مجبور كر سكتا ہوں، يا كہ مجھے اسے آزادى دينا چاہيے كہ جو چاہے اختيار كرے، اور ميں اسے پردہ كرنے كى نصيحت جارى ركھوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

علماء كرام كے صحيح قول كے مطابق عورت كو اجنبى مردوں سے اپنا چہرہ چھپانا واجب ہے، پردہ كے وجوب كے دلائل سوال نمبر (11774) كے جواب ميں بيان ہو چكے ہيں آپ اس كا مطالعہ كريں.

اور پھر جو فقہاء يہ سمجھتے ہيں كہ عورت كا چہرہ ستر ميں شامل نہيں جس كا چھپانا واجب ہو ان فقہاء كى اكثريت بھى كہتى ہے كہ كثرت فساد كے وقت فتنہ كے خوف سے چہرہ چھپانا واجب ہے.

اور پھر خاوند كو حكم ہے كہ وہ اپنے اہل و عيال كى حفاظت كرے اور انہيں حرام سے بچائے، اس ليے خاوند كو چاہيے كہ وہ اپنى بيوى كو چہرہ چھپانے پر دلائل كے ساتھ مطمئن كرے، اور اگر وہ انكار كرتى ہے تو پھر وہ اس پر پردہ كرنے كو لازم كر دے اور بيوى كو اس معاملہ ميں خاوند كى اطاعت كرنا واجب ہوگى.

كيونكہ وہ بيوى كو ايسى چيز كا حكم دے رہا ہے جو بيوى كے ہاں مباح ہے، اور خاوند كو يہ حق حاصل ہے كہ وہ اپنى حرمت و عصمت كى حفاظت كرے كہ اس كى بيوى كو كوئى اور نہ ديكھے.

سوال نمبر (97125) كے جواب ميں ہم يہ بيان كر چكے ہيں كہ اختلافى مسائل ميں خاوند اور بيوى آپس ميں كس طرح مسئلہ كو حل كريں، اس ميں يہ بيان ہوا ہے كہ:

" ہر وہ چيز جو بيوى كے ليے مباح ہے خاوند كو حق حاصل ہے كہ وہ اس سے بيوى كو منع كرے، يا اسے اپنے

قول سے لازم قرار دے اگر وہ اسے حرام سمجھتا ہو، اور اگر اس کو سرانجام دینے میں خاوند کی اہانت ہوتی ہو یا پھر نقص پیدا ہوتا ہو تو پھر تو اس کے لیے اسے روکنا یقینی ہے.

اس کی مثال چہرے کا چھپانا ہے، یہ مسئلہ اختلافی ہے اور پھر اس مسئلہ میں کوئی ایسا قول نہیں جس میں یہ کہا گیا ہو کہ چہرہ چھپانا یعنی چہرے کا پردہ کرنا حرام ہے، اگر بیوی یہ رائے رکھے کہ وہ چہرہ ننگا رکھ سکتی ہے تو خاوند کو حق حاصل ہے کہ وہ بیوی کو اجنبی مردوں کے سامنے چہرہ ننگا کرنے سے منع کرے.

اور خاوند کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنے قول اور راجح مسئلہ کے مطابق یعنی چہرے کا پردہ واجب ہے کیونکہ یہی راجح ہے کا التزام کرنے کا حکم دیتے ہوئے چہرے کا پردہ کرنے کا حکم دے، اور بیوی کو اس کی مخالفت کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں، بلکہ اگر وہ اس میں اپنے خاوند کی اطاعت میں اللہ کی اطاعت کی نیت رکھتی ہے تو وہ عند اللہ ماجور بھی ہوگی، اور پھر وہ اس فعل کو سرانجام دے گی جس میں زیادہ ستر ہے.

پھر ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ:

عورت کے لیے کیا چیز مانع ہے کہ وہ دیکھنے والوں کی نظروں سے اپنے چہرے اور اپنے آپ کو چھپائے؟

یہ تو سب کو معلوم ہے کہ چہرہ ہی ایسی چیز ہے جو سب محاسن و خوبصورتی کو جمع کرنے والی چیز ہے، اور فتنہ و خرابی کا محل ہے، اور سب سے پہلے نظر بھی چہرے پر ہی جاتی ہے ؟

چاہیے بیوی چہرے کا پردہ کرنا واجب سمجھتی ہے یا واجب تو پھر ایسے مستحب کام میں کیوں کوتاہی کرتی ہے جس کو سرانجام دینے سے اللہ رب العالمین کا قرب حاصل ہوتا ہے، اور پھر اس سے اس کا خاوند بھی راضی ہوتا ہو، اور یہ کام اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اور صحابہ کرام کی پاکباز بیویوں کی صفات جیسی بنا دے.

کیا ہر مومنہ عورت کو اس ستر و پردہ کی کوشش نہیں کرنی چاہیے کہ وہ جتنی جلدی ہو سکے اس پر عمل کرے، اور پھر اس بیوی کو اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس نے اسے ایسا خاوند عطا کیا جو اسے اس کا حکم دے رہا ہے اور اس نیك کام کی ترغیب دلاتا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ سب کو توفیق عطا فرمائے، اور ایسے اعمال کرنے کی توفیق نصیب کرے جس سے اللہ راضی ہوتا ہے، اور جنہیں اللہ پسند فرماتا ہے.

واللہ اعلم .